امام ابو سعید حسن بصریؒ حیات، خدمات اور فقہی منہج کا تحقیقی جائزہ

Imam Abu Saeed Hasan Basari: Life, Contributions and A Critical Study of His Juristic Approach

شمشیر علی[1]

عبیدالرحمن عباسی[2]

Abstract:

In the history of Muslim scholarship there are a number of Muslim scholars whose services have been presented in isolation from their original field. Imam Abu Saeed IHassan Basari was a great muhaddith,jurist and scholar of his time. Imam Hassan Basari

is one such scholar whose services have often been confined only to Sufism.

And his exegetical, juristic and hadith services were not highlighted as much as they deserved. His juristic acumen can be gauged from the fact that sometimes when Anas bin Malik was queried, he advised the inquirer to consult Hassan. Hasan Basri was held in great reverence by scholarly and religious circles of those times. It is possible that

the solution to many religious scholarly issues of modern times can be addressed with his views and solutions can be searched for them in light of the teachings of Hasan Basri.

The following article is being presented in the context of highlighting the scholarly aspects of his personality.

Keywords, Imam Abu Saeed, Life, Juristic Approach

1۔ پی ایچ ڈی سکالر، قرطبہ یونیورسٹی پشاور

2۔ استاذ مرکز تعلیم و تحقیق اسلام آباد

آپ کا اصل نام حسن اور ابو سعید کنیت ہے۔ والد کا نام یسار اور کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ حضرت زید بن ثابت کے آزاد کردہ غلام تھے۔[3]

آپ کی والدہ کا نام خیرہ تھا اور وہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی آزاد کردہ لونڈی تھیں۔[4]

آپ کے والد اور والدہ دونوں جنگ "میسان" میں مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہونے والے جنگی قیدی تھے۔

امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانے میں آزاد ہو جانے کے بعد آپ کے والد نے مدینہ منورہ میں آپ کی والدہ خیرۃ سے نکاح کیا۔[5]

آپ کی پیدائش اکیس ہجری میں ہوئی، جبکہ امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابھی دو سال باقی تھے۔[6] حضرت عمرؓ نے اپنے دست مبارک سے آپ کی تحنیک *کی۔[7] آپ کے دو بھائی تھے سعید اور عمار۔ سعید کا اشتغال علم حدیث کے ساتھ رہا اور عمار یاد الٰہی میں مصروف رہتے اور کثرت سے گریہ کرتے حتیٰ کہ کثرت بکاء کے نتیجے میں ان کے چہرے پر دو لکیریں بن گئی تھیں۔[8]

حسن بصریؒ کی والدہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے پاس رہ کر ان کی خدمت کرتی تھیں۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا کہ والدہ کام کاج کے سلسلے میں گھر سے باہر چلی جاتیں اور آپ رونے لگتے۔ آپ کو روتا دیکھ کر حضرت ام سلمہؓ اپنا پستان آپ کے منہ میں ڈال دیتیں تاکہ آپ بہل جائیں اور والدہ کی واپسی تک پر سکون رہیں۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا کہ پستان میں دودھ اتر آتا اور یہ دودھ ننھے حسن کے پیٹ میں پہنچ جاتا۔ لوگوں کی رائے تھی کہ حسن بصریؒ جس فصاحت و حکمت کے حامل تھے، وہ سب اسی دودھ کی برکت تھی۔[9] حضرت ام سلمہؓ آپ کو اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے پاس دعا کے لیے نیز رونے سے چپ کرانے کے لیے لے جاتیں۔ حضرت عمر نے آپ کے لیے ان الفاظ میں دعا کی تھی:

"اللّهم فقّهه فِي الدِّينِ، وَحَبِّبْهُ إِلَى النَّاسِ"[10] اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کر دے۔"

---

[3]. شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى۷۴۸ھ)سير أعلام النبلاء،(بيروت مؤسسة الرسالة، ۱۹۸۵) ج۴،ص۵۶۳

[4]. يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، أبو الحجاج، جمال الدين ابن الزكي أبي محمد القضاعي الكلبي المزي (المتوفى: ۷۴۲ھ) تهذيب الكمال في أسماء الرجال،الطبعة: الأولى(مؤسسة الرسالة بيروت ۱۹۸۰) ج۶،ص۹۷

[5]. الذهبي ،سير أعلام النبلاء،ج۴،ص۵۶۴

[6]. عبد الحي بن أحمد بن محمد ابن العماد العَكري الحنبلي،ابى الفلاح (متوفى ۱۰۸۹)شذرات الذهب،الطبعة الاولى (دار ابن كثير، دمشق ،بيروت۱۹۸۶) ج۲،ص۴۸

[7]. جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي(المتوفى: ۵۹۷)صفة الصفوة، الطبعة:(دار الحديث، القاهرة، مصر ۲۰۰۰م: ج۲،ص۱۳۷

[8]. المِزّيّ ،تهذيب الكمال في أسماء الرجاج۶،ص۹۷

[9]. أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء، البصري، البغدادي المعروف بابن سعد (المتوفى: ۲۳۰ھ) الطبقات الكبرى، الطبعة: الأولى،(بيروت دارصادر ۱۹۶۸ھ)ج۷،ص۱۵۶

[10]. أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي (المتوفى: ۷۷۴) البداية والنهاية،الطبعة: الأولى۱۹۸۸ءدار إحياء التراث العربي ج۹،ص۲۹۵

حضرت حسن بصریؒ بڑے جسیم، وجیہہ اور حسین و جمیل تھے۔ جوانی کے اندر آپ کا مردانہ حسن پوری طرح نکھر آیا تھا اور چہرے کی ملاحت پوری طرح نمایاں تھی۔[11] اصمعی نے آپ کے والد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ : "میں نے حسن سے بڑھ کر کسی کے ہاتھ کا گٹا چوڑا نہیں دیکھا۔ اس کا عرض ایک بالشت تھا" یہ معلوم ہوتا ہے کہ اواخر حیات میں آپ کی داڑھی کے بال اکثر سفید ہو گئے تھے جس کی وجہ سے آپ ہر جمعہ داڑھی کو زرد کر لیتے تھے۔[12]

جس طرح بعض لوگ اپنی مونچھیں صاف کر لیتے ہیں آپ اس طرح مکمل صاف نہیں کرتے تھے۔[13] بلکہ انہیں ہلکی کر لینے پر اکتفا کر لیتے تھے۔ آپ اپنے سر پر سیاہ عمامہ باندھا کرتے تھے۔[14] آپ دائیں ہاتھ پر چاندی کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔[15]

آپ کے گھر میں صرف ضرورت کا سامان ہوا کرتا تھا۔

"فَمَا كَانَ فِي البَيْتِ شَيْءٌ، لاَ فِرَاشٌ، وَلاَ بِسَاطٌ، وَلاَ وِسَادَةٌ، وَلاَ حَصِيْرٌ، إِلاَّ سَرِيْرٌ مَرْمُوْلٌ هُوَ عَلَيْهِ " [16] آپ کے گھر میں کوئی چیز نہیں ہوتی تھی۔ نہ کوئی بستر اور نہ کوئی چادر، نہ تکیہ اور نہ چٹائی۔ صرف ایک آراستہ پلنگ ہوتا تھا جس پر آپ لیٹتے تھے۔

حضرت حسن بصریؒ کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ ہر ماہ ایام بیض (قمری مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخوں) کے روزے رکھتے تھے۔ علاوہ ازیں ہر ہفتے سوموار اور جمعرات کے روزے بھی رکھتے اور اشہر حرم (یعنی رجب، ذیقعدہ، ذی الحجہ اور محرم) روزے کی حالت میں گزارتے[17]۔ اس کے باوجود پریشان رہتے کہ اللہ کی بندگی کا حق ادا نہیں ہوا۔ اسی تصور کے ماتحت آپ ہمیشہ حزن و غم میں ڈوبے رہتے اور اکثر آہ و بکا کرتے۔ آپ اکثر یہ فرماتے :

"نضحك ولعل الله قد اطلع على بعض أعمالنا فقال: لا أقبل منكم شيئاً "[18] " ہم ہنسیں! کیوں؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ شاید ہماری بعض بداعمالیوں پر گرفت کر کے فرمادے کہ جاؤ! مجھے تمہاری کوئی نیکی قبول نہیں"۔: آپ ہمیشہ غم و حزن میں رہتے تھے۔ جب بھی آپ سے کوئی ملتا تو یہی احساس ہوتا کہ کوئی تازہ مصیبت آن پڑی ہے۔[19]

---

[11] الذهبي، سير أعلام النبلاء، ج۴، ص۵٦٧

[12] الذهبي ، سير أعلام النبلاء ج۴، ص۵٧٢

[13] . ابن سعد، الطبقات الكبرى ج٧، ص١٦٠

[14] . ابن سعد، الطبقات الكبرى ج٧، ص١٦٠

[15] . ابن سعد، الطبقات الكبرى ج٧، ص١٦٠

[16] . الذهبي ، سير أعلام النبلاء ج۴، ص۵٨٢

[17] . الذهبي سير أعلام النبلاء ج۴، ص۵٨٢

[18] . أبو الفرج الجوزي ، صفة الصفوة، ج٢، ص١٣٨

[19] . المِزّيّ - تهذيب الكمال في أسماء الرجال، الطبعة: ج٦، ص١١٢

خوف خدا اور یاد الٰہی میں آپ ہنسی بھول گئے تھے۔

"مکث الحسن ثلاثین سنة لم یضحك، وأربعین سنة لم یمزح "[20] آپ پر تیس سال کا عرصہ گزر گیا آپ ایک دفعہ بھی نہیں ہنسے، اور چالیس سال ہوئے آپ نے مزاح نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے خیال میں **"ضَحِكُ الْمُؤْمِنِ غَفْلَةٌ مِنْ قَلْبِهِ"**[21] مومن کی ہنسی اس کے دل کی غفلت کی علامت ہے۔

حضرت حسن بصریؒ بڑے فصیح اللسان اور بلیغ البیان تھے۔ حتیٰ کہ شیخ العربیۃ ابو عمرو بن العلاء نے آپ کے متعلق یہ الفاظ کہے ہیں کہ: "میں نے حسن بصریؒ اور حجاج بن یوسف سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں پایا۔[22]

آپ کی مجلس میں کوئی بیٹھتا تو ضرور کچھ لیکر جاتا کیونکہ آپ کے کلام کا اکثر حصہ حکیمانہ ارشادات اور بلیغانہ بیانات پر مشتمل ہوتا۔[23]

ان کے بارے کہا جاتا تھا کہ "یہی وہ شخصیت ہیں جن کا کلام انبیاء کے کلام کے مشابہ ہے۔"[24]

اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے ساتھ حسن بصریؒ کی حد درجہ مشابہت تھی۔[25] حسن بصریؒ کو نبی کے مشابہ بھی قرار دیا گیا ہے۔"[26]

حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں عبداللہ بن عامرؓ کی طرف سے ربیع بن زیاد الحارثی والی خراسان تھے۔ حسن بصریؒ نے ربیع کے کاتب (منشی) کے طور پر کچھ عرصہ کام کیا۔[27]

حضرت حسن بصریؒ فیصلہ (قضا) پر کوئی اجرت نہیں لیتے تھے۔[28]

حضرت حسن بصریؒ کے پاس صرف علم کی قوت ہی نہ تھی بلکہ آپ میدان جنگ میں بھی نمایاں مقام رکھتے تھے۔ ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق اور میدان کارزار میں تلوار لہرانے میں بھی ماہر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ: "تذکرۃ الحفاظ" میں آپ کا ذکر ان الفاظ میں ہوا ہے کہ: "حسن بصری کا

---

[20]. ابو الفرج الجوزي، صفة الصفوة، الطبعة: ج۲، ص۱۳۸

[21]. ابن سعد ،الطبقات الکبری، ج۷، ص۱۷۰

[22]. ابی الفلاح شذرات الذهب، ج۲، ص۴۹

[23]. أبو العباس شمس الدین أحمد بن محمد بن إبراهیم بن أبي بکر ابن خلكان البرمكي الإربلي (المتوفى: ۶۸۱ھ) وفیات الأعیان، سطن، (دار صادر، بیروت) ج۲، ص۷۲

[24]. ابن کثیر، البدایة والنهایة، ج۹، ص۲۹۶

[25]. الذهبي، سیر أعلام النبلاء ج۴، ص۵۷۲

[26]. الذهبي، سیر أعلام النبلاء ج۴، ص۵۷۳

[27]. المِزّيّ تهذیب الکمال في أسماء الرجال، ج۶، ص۱۱۲

[28]. ابن سعد (الطبقات الکبری، ج۷، ص۱۷۲

جہاد، علم اور عمل سے چولی دامن کا ساتھ رہا۔"[29] میدان کارزار میں آپ کی شجاعت کا یہ عالم تھا کہ جنگوں کے اندر آپ ہمیشہ پیش پیش رہتے۔[30] لوگ آپ کی شجاعت کو قطری بن الفجاءۃ کی شجاعت کے ہم پلہ قرار دیتے تھے۔[31] (یاد رہے کہ قطری اپنی بے جگری اور بہادری کی وجہ سے پورے عرب میں مشہور تھا) یہی وجہ تھی کہ مشہور سپہ سالار مہلب بن ابی صفرہ مشرکین کے خلاف جنگ میں ہمیشہ آپ کو آگے رکھتا۔[32] آپ نے کابل کی جنگ میں شرکت کی۔[33] اور دیگر جنگوں میں بھی بھرپور حصہ لیا۔

اس کے باوجود اموی اور خاص طور سے حجاج بن یوسف کے خلاف تلوار نہیں اٹھاتے تھے۔اس کے اور بھی بہت سارے وجوہات تھے لیکن جو لوگ ان کے خلاف تھے وہ بھی بد دیانت تھے۔اس لئے جب آپ سے کہا گیا کہ آپ تلوار کے ذریعے سے حالات کو بدل ڈالئے تو آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ توبندوں کی صرف توبہ کے ذریعے صورت حال کو بدلتا ہے، تلوار کے ذریعے نہیں بدلتا۔"[34]

ابن الاشعث نے جب حجاج بن یوسف کے خلاف بغاوت کی تو لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ: "اس سرکش انسان یعنی حجاج بن یوسف کے خلاف جنگ کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ جس نے سفاکانہ طریقے سے لوگوں کا خون بہایا ہے اور ان کا مال لوٹا ہے۔" آپ نے جواب میں فرمایا: "میری رائے تو یہ ہے کہ تم لوگ اس کے خلاف جنگ نہ کرو اس لیے کہ اگر حجاج خدا کا عذاب بن کر تم پر نازل ہوا ہے تو تم اپنی تلواروں کے ذریعے اس عذاب الٰہی کا رخ نہیں موڑ سکتے اور اگر تم پر بلا بن کر اترا ہے تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ صادر کر دے۔اس لیے کہ وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔"[35]

ابن الاشعث کے مشیروں نے اس سے کہا کہ اگر جنگ جیتنا ہے اور لوگوں کی حمایت حاصل کرنی ہے تو حسن بصری کو بھی میدان جنگ میں لے آو۔" چنانچہ ابن الاشعث نے یہ مشورہ قبول کیا اور آپ کو پیغام بھیج کر خروج پر مجبور کر دیا۔[36] آپ کے بھائی سعید بھی آپ کے ساتھ نکلے اور ابن الاشعث کے ساتھ ہو لئے۔

حضرت حسن بصری کی ادبی شجاعت آپ کے ان پند و نصائح میں نمایاں طور پر دیکھی جاسکتی ہے جو آپ اپنے زمانے کے ارباب واقتدار کو کیا کرتے تھے۔ خواہ وہ اہل عدل حکمران ہوتے یا اہل جور۔ آپ کو خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ: "مجھے حکمرانی کی آزمائش میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ میرے لیے ایسے معاونین تلاش کیجئے جو میرا ہاتھ بٹائیں۔" حسن بصری نے جواب میں لکھا: "آپ دنیا پرست افراد کو یقیناً پسند نہیں کریں گے اور دین پرست افراد حکمرانی کے اندر آپ کا ہاتھ بٹانا پسند نہیں کریں گے۔اس لیے بس اللہ سے مدد طلب کیجئے۔ والسلام۔"[37]

---

[29]. الذهبي (المتوفى: ۷۴۸ھ) تذكرة الحفاظ، الطبعة: الأولى، ء، (دار الكتب العلمية بيروت۱۹۹۸) ج۱،ص۵۷

[30]. الذهبي ،سير أعلام النبلاء، ج۴ص۵۷۹

[31]. الذهبي ،تذكرة الحفاظ، ص۵۷

[32]. الذهبي ،سير أعلام النبلاء، ج۴،ص۵۷۹

[33]. ابن سعد الطبقات الكبرى، ج۷،ص۱۷۵

[34]. ابن سعد الطبقات الكبرى، ج۷،ص۱۷۵

[35]. ابن سعد الطبقات الكبرى، ج۷،ص۱۷۵

[36]. ابن سعد الطبقات الكبرى، ج۷،ص۱۷۵

[37]. ابی الفلاح ،شذرات الذهب ج۲،ص۴۸

عمر بن ہبیرہ جب عراق کے والی مقرر ہوئے تو انہوں نے حسن بصری اور عامر شعبی کو پیغام بھیج کر بلوایا اور دونوں کی رہائش کے لیے مکان مختص کر دیا۔ دونوں اس مکان میں تقریباً ایک ماہ تک مقیم رہے۔ پھر ایک دن خواجہ سرا نے آکر اطلاع دی کہ امیر ہبیرہ آپ لوگوں سے ملنے آرہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ابن ہبیر لاٹھی کے سہارے چلتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے اور سلام کر کے دونوں کی تعظیم بجالاتے ہوئے بیٹھ گئے اور یوں گویا ہوئے: "امیر المومنین یزید بن عبدالملک مجھے حکمنامے جاری کرتے رہتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر میں ان حکمناموں پر عمل کرلوں تو ہلاک ہو جاؤں گا۔اب صورتحال یہ ہے کہ اگر میں امیر المومنین کی اطاعت کرتا ہوں تو اللہ کی نافرمانی کا مرتکب قرار پاتا ہوں۔اور اگر امیر المومنین کی نافرمانی کرتا ہوں تو اللہ کا اطاعت گزار بنتا ہوں۔ اگر میں امیر المومنین کی اطاعت کرلوں تو کیا آپ دونوں کی نظروں میں میرے لیے چھٹکارے کی کوئی راہ ہے؟" ابو عمرو! میرے سوال کا جواب دیجئے۔" شعبی نے بات شروع کی اور اپنی بات ابن ہبیرہ کی تعریف و توصیف تک محدود رکھی۔ پھر ابن ہبیرہ نے حسن بصری سے کہا: "ابو سعید! آپ کیا کہتے ہیں؟" آپ نے فرمایا: "عمر بن ہبیرہ! ہو سکتا ہے جلد ہی اللہ کوئی تند خو اور سخت مزاج فرشتہ جو اللہ کی حکم عدولی نہیں کرتا، تمہارے پاس آئے اور اس قصر امارت کی وسعتوں سے نکال کر تمہیں قبر کی تنگنائیوں میں ڈال دے۔ عمر بن ہبیرہ! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہیں یزید بن عبدالملک سے بچالے گا لیکن یزید بن عبدالملک تمہیں اللہ سے ہرگز نہیں بچا سکے گا۔ عمر بن ہبیرہ! تم اس بات سے ہرگز بے خطر نہ ہو جاؤ کہ یزید بن عبدالملک کی فرماں برداری میں جو قبیح ترین کام تم نے کیا ہو، اس کی بناء پر اللہ نفرت کی نگاہ سے تمہیں دیکھے اور پھر اپنی مغفرت کا دروازہ تم پر بند کر دے۔ عمر بن ہبیرہ! میں نے اس امت کے اولین میں سے ایسے افراد کی صحبت پائی ہے جن کے متعلق خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ دنیا ان کے پیچھے بھاگتی رہی لیکن وہ دنیا سے دامن کشاں رہے۔ دنیا سے ان کی بے رغبتی تمہاری دنیا طلبی سے کہیں بڑھ کر تھی۔ حالانکہ دنیا تم سے دامن کشاں ہے۔ عمر بن ہبیرہ! میں تمہیں اس مقام سے ڈراتا ہوں جس سے اللہ نے ڈرایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

"ذالک لمن خَافَ مَقامی وخاف وعید"[38] یہ (وعدہ) ہر اس شخص کے لیے ہے جو میرے روبرو کھڑے ہونے سے خوف کھائے اور میری وعید سے ڈرے۔)

عمر بن ہبیرہ! اگر تم اللہ کی اطاعت کرتے رہو تو یزید بن عبدالملک کو ناراض کر دینے والے امور میں اللہ تمہارے لیے کافی ہو جائے گا لیکن اللہ کی نافرمانی میں یزید بن عبدالملک کا ساتھ دو گے تو پھر اللہ تمہیں اس کے حوالے کر دے گا۔" آپ کی یہ باتیں سن کر عمر بن ہبیرہ رو پڑے اور روتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔[39]

حجاج بن یوسف کے ساتھ ہونے والے معرکے بھی کتنی شاندار رہے۔ آپ فرماتے ہیں: "میں حجاج کے پاس گیا۔ اس نے کہا، حسن! وہ کون سی چیز ہے جس نے تمہیں نہ صرف میرے مقابلے میں جری بنادیا ہے بلکہ تم ہماری مسجد میں بیٹھ کر فتوے بھی دینے لگے ہو؟ میں نے جواب دیا، یہ چیز وہ میثاق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم سے لیا ہے۔ یہ سن کر حجاج نے کہا، تم ابو تراب (حضرت علی) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا، میری عادت ہے کہ میں وہی بات کہتا ہوں جو اللہ نے کہی ہے۔ آپ کے سوال کے جواب میں بھی وہی بات کہوں گا جو اللہ نے کہی ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے۔

---

[38]. القرآن ۱۴:۱۴

[39]. المِزّيّ تهذيب الكمال في أسماء الرجال، ج٦، ص١١٤

" وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ "[40] پہلے جس طرف تم رخ کرتے تھے، اس کو تو ہم نے صرف یہ دیکھنے کے لیے قبلہ مقرر کیا تھا کہ کون رسول ؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹا پھر جاتا ہے۔ یہ معاملہ تھا تو بڑا سخت مگر ان لوگوں کے لیے کچھ بھی سخت ثابت نہ ہوا جو اللہ کی ہدایت سے فیض یاب تھے) اور علیؓ اللہ کی ہدایت سے فیض یاب ہونے والوں میں سے تھے۔" یہ سن کر حجاج کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا۔ پھر جھک کر زمین کو کریدنے لگا۔ میں وہاں سے اٹھ کر چلا آیا۔ کسی نے میرے ساتھ کوئی تعرض نہیں کیا اور پھر میں حجاج کی موت تک روپوش رہا۔" حسن بصری کی روپوشی کی مدت نو سال تھی۔[41] جب آپ حجاج کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے تو فرمایا: "ایک بھینگے اور ٹھگنے شخص کے پاس سے آیا ہوں جس کی داڑھی کے چند بال بات کرتے وقت ہلتے رہتے ہیں۔ اس نے میرے سامنے اپنی انگلیوں کی پوریں ظاہر کیں جو بہت قصیر تھے اور جنہیں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے گھوڑوں کی باگوں نے بہت کم چھوا تھا۔ خدا کی قسم! اگر یہ لوگ ترکی نسل گھوڑوں پر بھی سواری کیا کریں تو بھی معاصی کی رسوائی کا طوق ان کے گلوں میں پڑا رہے گا۔ اللہ نے تو یہ بات ٹھان رکھی ہے کہ وہ ہر شخص کو رسوا کردے گا جو اس کی نافرمانی کرے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی اپنی ذات کے اندر عبرت کے پہلو دکھاتا رہتا ہے اور اس نے اہل ایمان کے لیے انہیں سامان عبرت بنا دیا ہے۔ اے اللہ! حجاج کو اسی طرح مٹا دے جس طرح اس نے تیری سنت کو مٹا کر رکھ دیا ہے۔[42]

جب حجاج فوت ہوا تو حسن بصری نے فرمایا: "اب اس کی برائی بھی مٹا دے۔" یہ ہم پر جب گورنر بن آیا تو چندھا تھا اور اس کی بینائی کمزور تھی۔ یہ اپنا ہاتھ بڑھاتا جس کی انگلیوں کے پوریں چھوٹی چھوٹی تھیں۔ خدا کی قسم! اللہ کی راہ میں ان پوروں کو کبھی غبار تک نہیں لگا۔ سر کے پٹون میں کنگھی کرتا رہتا اور چلنے میں لڑکھڑاتا۔ منبر پر چڑھ جاتا اور بکنا شروع کر دیتا۔ حتیٰ کہ نماز کا وقت نکل جاتا۔ نہ تو اللہ سے ڈرتا اور نہ لوگوں سے شرماتا تھا۔ اس کے اوپر اللہ ہوتا اور اس کی ماتحتی میں ایک لاکھ یا اس سے زائد سپاہی ہوتے۔ اگر کوئی شخص اس سے کہہ بیٹھتا کہ: "نماز کا وقت ہو گیا ہے۔" تو پھر افسوس صد افسوس! یہ ہوتا کہ اس پکار کے درمیان تلوار اور کوڑے حائل ہو جاتے۔[43]

حسن بصریؒ کی وفات رجب 110ھ میں بصرہ کے اندر ہوئی۔[44] اس وقت آپ کی عمر ایک کم نوے برس تھی۔ جمعرات کی شام کو آپ نے رحلت کی، اگلے دن نماز جمعہ کے بعد آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ ایک شخص نضر بن عمرو نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔[45]

---

40 ۔ القرآن ۲:۱۴۳

41 ۔ محمد رواس قلعہ جی (متوفی ۲۰۱۴م) فقہ حضرت امام حسن بصری، مترجم مولانا عبدالقیوم، اشاعت اول (ڈوے پبلشرز لاہور ۲۰۰۲) ص ۱۴

42 ۔ محمد رواس قلعہ جی (متوفی ۲۰۱۴م) فقہ حضرت امام حسن بصری، مترجم مولانا عبدالقیوم، اشاعت اول (ڈوے پبلشرز لاہور ۲۰۰۲) ص ۱۴

43 ۔ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى: ٦٧١-) تفسير القرطبي، الطبعة: الثانية،(دار الكتب المصرية ،القاهرة، ١٩٦٤)سورت الحجرات بذيل آيت: ص ١٢

44 ۔ ابن خلكان۔وفيات الأعيان، ج ۲، ص ۷۲

45 ۔ المِزّيّ ،تهذيب الكمال في أسماء الرجال

حمید الطویل کہتے ہیں: جمعہ کی شب آپ کی وفات ہوئی، جمعہ کی صبح ہم نے آپ کو غسل دیا، تکفین کی اور نماز جمعہ کے بعد آپ کی تدفین ہوئی، شہر کے تمام لوگ آپ کے جنازے میں شریک تھے۔ فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق اسلام آنے کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ بصرہ کی جامع مسجد میں نماز عصر ادا نہیں ہوئی تھی۔ سب لوگ جنازے کے ساتھ گئے تھے اس لئے جامع مسجد میں نماز نہیں پڑھی گئی۔

کتب تاریخ میں آپؒ کے ساٹھ اساتذہ و شیوخ کا تذکرہ ملتا ہے جس سے آپ نے سماع حدیث اور فقہ کی تعلیم لی۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ امیر المؤمنین عثمان بن عفانؓ سے آپ نے روایت کی ہے، اسی طرح امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؓ سے بھی روایت کی ہے۔ جنگ صفین کے بعد جب آپؒ بصرہ چلے گئے تو وہاں پر عبداللہ بن عباسؓ مقیم تھے۔ کیونکہ آپؓ چالیس ہجری کو مکہ تشریف لے گئے تھے۔[46] اور اس وقت ابو موسی اشعریؓ بھی بصرہ میں موجود تھے۔[47] ان میں سے کچھ نمایاں اساتذہ و شیوخ کا مختصر ترجمہ یہاں کر دیا جاتا ہے۔

انس بن مالکؓ: انس بن مالکؓ خادم رسول اکرم ﷺ تھے۔ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔ آپ نے ننانوے ہجری میں رحلت فرمائی۔ رسول اکرم ﷺ کی دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد آپ مدینہ میں رہے اور پھر بصرہ چلے گئے۔ آپؓ کثیر الروایۃ تھے۔ حسن بصریؒ آپؓ کے شاگرد تھے۔

جندب بن عبداللہ: جندب بن عبداللہ ابن سفیان البجلی العلقی کوفہ میں رہتے تھے بعد میں بصرہ منتقل ہوئے۔ ساٹھ ہجری کے بعد فوت ہوئے۔ آپؒ سے بھی حسن بصری نے استفادہ کیا ہے۔

عمران ابن حصینؓ: عمران بن حصین بن عبید بن خلف قحطان الخزاعی، ابو نجید صحابی رسول ﷺ ہیں۔ حسن بصری نے آپ سے بھی روایت کی ہے۔

فضالہ بن عبیدؓ: فضالہ بن عبیدؓ سے بھی ابو سعید حسن بصریؒ نے استفادہ کیا اور شرف تلمذ حاصل کیا۔ فضالہ بن عبید اٹھاون ہجری کو وفات پائے۔

اسی طرح امام حسن بصریؒ نے جن دیگر شیوخ و اساتذہ سے استفادہ کیا ان میں صحابہؓ اور تابعینؒ کی ایک قابل ذکر تعداد موجود ہے۔ چند ایک کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

جابر بن عبداللہ انصاریؓ۔ احنف بن قیس التمیمی۔ اسامہ بن زید الکلبیؓ، اسود بن سریع التمیمیؓ، اسید بن التمش التمیمی، انس بن حکیم الضبی البصری،، جندب الخیر الازدی، عبداللہ بن مغفلؓ۔

تلامذہ

حسن بصریؒ کے علم و فقاہت سے سینکڑوں افراد مستفید تو ہوئے ہی ہیں۔ لیکن بیسوں ایسے نام بھی ہیں جن کے علم کا چرچا ایک عالم نے تسلیم کر لیا تھا۔ ان میں محدثین، رواۃ، فقہاء اور صوفیاء شامل ہیں۔ آپؒ کے تلامذہ کا ذکر یہاں ممکن نہیں از مشت نمونئے خروارے کے طور پر چند کا ذکر

[46]- محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (المتوفى: ٣١٠هـ) تاريخ الطبري،الطبعة:الاولى (دارالكتب العلمية بيروت١٤٠٨ھ)ج٣،ص١٥٣

[47]- أبو الحسن علي بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد، المعروف بابن الاثير (المتوفى: ٦٣٠هـ) أسد الغابة في معرفة الصحابة(داراحياءالتراث العربی،سطن۔ج٣،ص٢٤٦

کیا جاتا ہے تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ علم و عمل کے اس مجسمہ نے کیسے کیسے لعل وجوہر تیار کئے جنہوں نے امت کی راہنمائی کا کام سرانجام دیا۔ان کے چند نمایاں شاگردوں میں مندرجہ ذیل اسمائے گرامی اپنے اپنے تخصصات میں آئمہ مانے جاتے تھے۔

ابو بکر ربیع بن صبیح السعدیؒ: شعبہ فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں جس مقام پر ربیع پہنچے ہیں وہ مقام احنف بن قیس کو حاصل نہیں۔[48] ابن حبان نے کہا ہے کہ آپ بصرہ کے سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار تھے۔پوری پوری رات تہجد میں گزارتے تھے۔آپ نے بصرہ میں سب سے پہلے تصنیف اور تبویب کا کام کیا۔[49]

ابو واثلہ ایاس بن معاویہؒ البصری: حسن بصری کے تلامذہ سے ایک نمایاں نام ہے۔آپ بصرہ کے قضاۃ میں سے تھے۔عبداللہ بن شوذب آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہر صدی میں ایک کامل عقل والا آدمی پیدا ہوتا ہے۔ہمارے صدی کا آدمی ایاس بن معاویہ ہے۔[50]

ابو عمرو بن العلاء البصری: آپ مکہ میں پیدا ہوئے حجاز اور بصرہ کے قراء سے قراءت سیکھی۔آپؒ قراءت کے امام مانے جاتے تھے۔وکیع کہتے ہیں کہ ابو عمرو کوفہ گئے تو لوگ آپؒ کے گرد ایسے جمع ہوئے جیسے ہشام بن عروہ کے گرد جمع ہوتے ہیں۔آپؒ نے ایک سو چون (۱۵۴) ہجری میں وفات پائی۔[51]

یونس بن عبید العبدی: آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔علم الاعلام کے امام مانے جاتے تھے۔حسن بصر کے شاگردوں میں نمایاں نام اور مقام رکھتے ہیں۔ابو حاتم کہتے ہیں کا آپ کا علمی رتبہ سلیمان التیمی سے بلند تر ہے۔سعید بن عامر کہتے ہیں کہ یونس بن عبید سے افضل آدمی نہیں دیکھا۔جب آپ بیمار ہوئے تو ایوب نے کہا کہ ماَنی العیش بعدک خیر، تمہارے بعد زندگی کا لطف نہ رہے گا۔۱۳۳ہجری میں وفات پائی۔[52]

حمید الطویل بن ابی حمید، ابو محمد دواد بن ابی ھند البصری، عبدالملک بن عبدالعزیز، ابو نصر یحی بن کثیر الامام الطائی، یزید بن ابان الرقاشی[53]

فضائل و مناقب

حسن بصریؒ کے فضائل و مناقب ان گنت ہیں۔اس سے بڑی سعادت اور فضیلت اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ نے صحابہؓ کی صحبت پائی۔ام المؤمنین کے گھر میں پرورش ہوئی، صحابہ سے روایات کی اور صحابہ نے آپؒ کی رائے کو ترجیح دی۔ذیل میں ان کی چند نمایاں فضائل ذکر کئے گئے ہیں۔

حمید بن ہلال کہتے ہیں ابو قتادہ ہم سے کہا کرتے تھے:

---

[48] - أبو حفص عمر بن أحمد بن عثمان بن أحمد بن محمد بن أيوب بن أزداذ البغدادي المعروف بـ ابن شاهين (المتوفى: 385هـ)تاريخ أسماء الثقات، الطبعة: الأولى،(الدار السلفية الكويت ۱۹۸۴ء)بذیل ربيع بن صبيح

[49] - أبو محمد الحسن بن عبد الرحمن بن خلاد الرامهرمزي الفارسي (المتوفى: ۳۶۰ھ) المحدث الفاصل بين الراوي والواعي، الطبعة: الثالثة(دار الفکربیروت ۱۴۰۴)ص۶۱۱

[50] - أبن حجر العسقلاني، تهذيب التهذيب بذيل إياس بن معاوية

[51] - شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: ۷۴۸ھ) معرفة القراء الكبار على الطبقات والأعصار، ج۱، ص۱۰۲

[52] - ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج۱، ص ۱۶۳

[53] - ابن حجرالعسقلانی، تقریب ج۲، ص۳۶۱

"عَلَيْكُمْ بِهَذَا الشَّيْخِ - يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ - فَإِنِّي وَاللَّهِ، مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَشْبَهَ رَأْيًا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْهُ"[54] اس شیخ (حسن بصری) کے ساتھ رہا کرو۔ واللہ میں نے رائے میں عمر بن خطاب کے مشابہ اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

علی بن زید کہتے ہیں:

"أَدْرَكْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَيَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ، وَالْقَاسِمَ، فَلَمْ أَرَ فِيهِمْ مِثْلَ الْحَسَنِ، وَلَوْ أَنَّ الْحَسَنَ أَدْرَكَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلم وَهُوَ رَجُلٌ لَاحْتَاجُوا إِلَى رَأْيِهِ"[55] میں نے عروہ بن زبیر، یحی بن جعدہ، اور قاسم کو دیکھا لیکن انہیں حسن کی مانند نہیں پایا۔ اگر حسن بصری جوانی میں صحابہؓ کو پاتے تو وہ بھی اس کی رائے کو محتاج ہوتے۔

عروہ بن ثبیت راسی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس بلال بن ابی بردہ آئے حسن بصری کا ذکر چھڑ گیا، بلال نے کہا کہ ابو بردہ سے ہم نے سنا وہ فرماتے تھے۔

"مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ لَمْ يَصْحَبِ النَّبِيَّ صلّى الله عليه وسلم أَشْبَهَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم مِنْ هَذَا الشَّيْخِ» يَعْنِي الْحَسَنَ"[56] میں نے کسی غیر صحابی کو صحابہ کے مشابہ اس (حسن) کے سوا نہیں دیکھا۔

عامر شعبی کہتے ہیں: میں نے ستر صحابہ کو دیکھا ہے، لیکن کسی بھی شخص کو ان سے زیادہ اُن کے مشابہ نہیں دیکھا۔[57]

ابو خیثمہ کہتے ہیں کہ ابو اسحاق کہا کرتے تھے۔

"كَانَ الْحَسَنُ يَعْنِي الْبَصْرِيَّ يُشْبِهُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم"[58] حسن بصری صحابہؓ کے مشابہ تھے۔

یونس بن عبید کہتے ہیں۔ ہم نے بہت سے علماء اور فقہاء کو دیکھا لیکن ان سے بڑھ کر جامع اور افضل کسی کو نہیں دیکھا۔[59]

عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ ان دو شخصوں پر مجھے رشک آتا ہے۔ حسن اور محمد[60]

قتادہ کہتے ہیں کہ:

"كَانَ الْحَسَنُ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ"[61] حسن بصری حلال اور حرام کے بارے لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔

---

[54]۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج۷، ص۱۶۱

[55]۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج۷، ص۱۶۱

[56]۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج۷، ص۱۶۱

[57]۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج۷، ص۱۶۲

[58]۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج۷، ص۱۶۲

[59]۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج۷، ص۱۶۲

[60]۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج۷، ص۱۶۲

[61]۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج۷، ص۱۶۲

حضرت عمرؓ نے آپ کی تحنیک کی اور دعا فرمائی۔

"اللهم فقهه في الدين، وحببه إلى الناس"[62] اللہ اسے دین کی سمجھ عطاء کر اور اسے لوگوں کا پسندیدہ بنادے۔

قتادہ کہتے ہیں: میں نے جتنے علماء سے مجالست کی ہے حسن کو ان میں سے افضل پایا ہے۔[63]

معاذ بن معاذ کہتے ہیں کہ میں نے اشعث سے کہا: عطاء بن ابی رباح سے مل کر آئے ہیں اور آپ کے ذہن میں بہت سے سوالات تھے، آپ نے ان سے نہیں پوچھا؟ اشعث نے کہا کہ جب سے حسن بصری سے ملا ہوں اس کے بعد سے باقی لوگ بونے نظر آتے ہیں۔[64]

علمی اور فقہی منہج

خلیفہ دوم عمر بن الخطابؓ کے عہد میں عبداللہ بن مسعودؓ کو آپ نے عراق بھیجا تھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے بھی فقہ میں عمرؓ کے طرز فکر کو اپنایا اور نص میں الفاظ کی بنسبت حکم میں مقصد کو ٹھہرایا۔ حسن بصریؒ نے عبداللہ بن مسعودؓ کے تلامذہ سے استفادہ کیا۔ عبداللہ بن مسعودؓ اور عمرؓ بن الخطاب کی طرح آپ بھی نصوص کے اندر شارع کے الفاظ کی نسبت احکام کے اندر شارع کے مقاصد کے متلاشی تھے۔ نصوص کے اندر احکام کے علل اور مقاصد کے متلاشی ہونے کی بنا پر آپ کو کسی مسئلے میں حکم عائد کرنے کے لئے اثور نص کی اتنی ضرورت پیش نہیں آتی تھی جتنی ضرورت نص میں شارع کے مقاصد کی ہوتی تھی، اور یہ کے اس مقصد سے مذکورہ حکم کو بروئے کار لانا شارع کے پیش نظر ہوتا تھا۔ اس بات کی گواہی کئی ایک اہل علم اور صحابہ وتابعین تک نے دی ہے۔ حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ قتادہ نے مجھ سے کہا کہ ہمیشہ اس شیخ کے ساتھ رہا کرو اور ان سے اخذ کیا کرو۔ خدا کی قسم! میں نے رائے کے اندر عمرؓ سے، مشابہت میں اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔[65]

حسن بصریؒ نے بہت سے صحابہ کرامؓ سے حضور ﷺ کی احادیث روایت کی ہیں، ان میں وہ صحابہؓ بھی ہیں جنہیں آپ نے دیکھا مثلاً انس بن مالکؓ، ابن عمرؓ، عبداللہ بن مغفلؓ، عمرو بن تغلبؓ، اور ابی برزہؓ۔[66]

حسن بصریؒ نے امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا تھا اور آپؓ کے بعض خطبات بھی سنے تھے۔ شعیب بنی الحجاب نے نے حسن بصری سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے مسلسل کئی خطبات جمعہ میں امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفانؓ کو سنا کہ آپ کبوتروں کو ذبح کرنے اور کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیتے رہے۔[67]

---

[62]۔ المِزّيّ، تهذيب الكمال في أسماء الرجال، الحسن بن ابی الحسن

[63]۔ المِزّيّ، تهذيب الكمال في أسماء الرجال، الحسن بن ابی الحسن

[64]۔ المِزّيّ، تهذيب الكمال في أسماء الرجال،

[65]۔ ابن سعد الطبقات الكبرى، ج۷، ص۱۶۷

[66]۔ أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: ۸۵۲ھ) تهذيب التهذيب، الطبعة: الطبعة الأولى، ، (مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند۱۳۲۶ھ) ج۲، ص۲۶۵

[67]۔ الذهبي ،سير أعلام النبلاء، ج۴، ص۵۶۸

ابو موسی نے حسن بصریؒ سے روایت کی ہے کہ آپؒ نے فرمایا:۔ میں امیر المؤمنین حضرت عثمانؓ بن عفانؓ کے خطبہ جمعہ میں موجود تھا، خطبے کے دوران ایک شخص کھڑا ہوااور کہنے لگا کہ میں آپ کو کتاب اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، یہ سن کر آپؓ نے اسے بیٹھ جانے کے لیے کہااور فرمایا: کیا کتاب اللہ کا واسطہ دینے کے لیے لئے تمہارے سوا کوئی اور پیدا نہیں ہوا؟ وہ شخص بیٹھ گیا لیکن پھر کھڑا ہو گیا یااس کے سوا کوئی اور شخص کھڑا ہو گیااور دوبارہ یہی بات دہرائی۔آپ نے دوبارہ نے بیٹھ جانے کے لئے کہااور فرمایا! کتاب اللہ کا واسطہ دینے کے لئے تمہارے سوا کوئی اور سے پیدا نہیں ہوا؟اس شخص نے بیٹھنے سے انکار کر دیا، حضرت عثمان نے اسے بٹھانے کے لیے سپاہی بھیجے لیکن دیگر لوگ کھڑے ہو گئے اور درمیان میں حائل ہو گئے پھر ایک دوسرے پر سنگ باری شروع کر دی کسی نے روایت کی ہے کہ آسمان سنگ باری کی وجہ سے نظر نہیں آرہا تھا۔یہ کیفیت دیکھ کر امیر المؤمنین ممبر سے اترے اور اپنے مکان میں داخل ہو گئے اور اس روز جمعہ کی نماز نہیں پڑھی۔[68]

صحابہ کرام کی ایک جماعت کو حسن بصریؒ نے دیکھا لیکن ان سے روایت نہیں کی، ان میں حضرت عائشہؓ، حضرت علیؓ، اور حضرت طلحہؓ شامل ہیں۔[69]

صحابہ کرام کی ایک جماعت ایسی بھی ہے جنہیں آپؒ نے دیکھا نہیں لیکن ان سے روایت کی۔ان حضرات میں ابی بن کعبؓ اور اسامہ بن زیدؓ ہیں۔[70]

حسن بصریؒ کے علم، تقوی اور شان کے باوجود علمائے جرح وتعدیل نے آپ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایاہے۔اور ان کے بارے میں کہاہے کہ آپ تدلیس کرتے تھے۔ان پر جو تنقید کی گئی ہے یہاں اس کا تفصیلی جائزہ لینا مقصود نہیں البتہ اختصار کے ساتھ ایک جائزہ پیش کرتے ہیں کہ ان کی روایات کے بارے میں ماہرین فن حدیث کی رائے معلوم ہو۔

حدیث کو نقل کرنے کے عام طور پر محدثین کے ہاں دو طریقے رائج ہیں۔ نمبر 1: یہ کہ من وعن بعینہ وہی الفاظ نقل کیے جائیں۔اس کو محدثین کی زبان میں ”روایت باللفظ“ کہتے ہیں۔

2: اس میں تھوڑی سی وسعت پیدا کر کے حدیث کا مفہوم اور معنی نقل کیا جائے اس کو محدثین کی اصطلاح میں ”روایت بالمعنیٰ“ کہا جاتا ہے۔حسن بصریؒ احتیاط کی وجہ سے ”روایت بالمعنیٰ“ کے قائل تھے۔یعنی اپنی روایتوں میں لفظ کے بجائے معنیٰ پر بھی اعتماد کرتے تھے۔

علماء جرح وتعدیل نے امام حسن بصریؒ کے بارے میں کہا کہ آپ مرسل روایت بہت کرتے ہیں۔یعنی صحابی کا واسطہ بیان نہیں کرتے۔

آپ کی مرسل روایت چندوجوہ سے قبول ہے۔

آپ کا دور خیر القرون کا دور ہے، اس دور میں ارسال کوئی عیب نہیں تھا۔آپ ایک عادل ثقہ تابعی ہیں اور تابعین کے خیر امت ہونے کی گواہی خود سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔

"خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ"[71]

---

[68]۔ الذهبي ،سير أعلام النبلاء، ج۴،ص۵۶۹

[69]۔ الْمِزِّيّ ،تهذيب الكمال في أسماء الرجال ج۶،ص۹۷

[70]۔ الْمِزِّيّ ،تهذيب الكمال في أسماء الرجال ج۶،ص۹۷

[71]۔ محمد بن إسماعيل البخاري(متوفى ۲۵۶ھ)صحيح البخاري، الطبعة: الأولى،(دار طوق النجاة ۱۴۲۲ھ)كتاب الشهادات الحديث:ص ۲۶۵۲

آپؒ نے حجاج کا زمانہ پایا ہے، وہ دور اہل بیت رسول ﷺ اور امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالبؓ کے خلاف نفرتوں کا دور تھا۔ اس زمانہ میں اگر کوئی اہل بیت کے کسی فرد کا نام لیتا تو کوئی ان سے بد سلوکی کرتا اور فتنہ کھڑا کر دیتا۔ آپ اس فتنہ سے امت کو بچانے کے لیے صحابی کا نام ذکر کئے بغیر مرسل روایت بیان کر دیتے، اس کا اظہار خود آپ نے اس وقت کیا جب یونس بن عبید نے آپ سے مرسل روایت کے متعلق سوال کیا۔ اس سوال وجواب کو یوں نقل کیا گیا ہے: یونس بن عبید کہتے ہیں میں نے حسن بصریؒ سے سوال کیا کہ آپ حدیث بیان کرتے وقت قال رسول اللہ فرما دیتے ہیں حالانکہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا، تو آپ نے جواب میں فرمایا: بھتیجے! یہ سوال آج تک مجھ سے کسی نے نہیں کیا، تو پہلا شخص ہے جس نے یہ بات پوچھی ہے، اگر تو میرا قریبی نہ ہوتا تو اس سوال کا جواب میں تجھے بھی نہ دیتا [تیرے سوال کا جواب یہ ہے کہ] جس زمانہ اور حالت میں زندگی گزار رہا ہوں وہ تو اچھی طرح جانتا ہے، آپ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ جس حدیث میں صحابی کا واسطہ چھوڑ کر براہ راست قال رسول اللہ کہوں تو سمجھ لو وہ حضرت علی کے واسطہ سے مروی ہے لیکن ان حالات میں حضرت علی کا نام نہیں لے سکتا۔

علی بن مدینی امام بخاری کے شیخ فرماتے ہیں کہ:

> **"مرسلات الحسن إذا رواها عنه الثقات صحاح"**[72] حسن بصری سے روایت کردہ مرسل حدیثیں اگر ثقہ راوی آگے روایت کرے تو وہ روایت درست ہوتی ہے اور ان سے بہت کم کوئی حدیث ساقط شمار ہوتی ہے۔

ابوزرعہؒ کہتے ہیں کہ: جب حسن بصریؒ نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو مجھے اس کی کوئی نہ کوئی اصل مل گئی ہے سوائے چار احادیث کے۔[73]

حضرت خالد بن رباح الهذلی فرماتے ہیں۔

> **"سئل أنس بن مالك عن مسألة فقال سلوا مولانا الحسن سمع وحفظ ونسينا"**[74] حضرت انس بن مالکؓ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے مولیٰ وسردار "حسن بصری سے پوچھو! لوگوں نے کہا اے ابوحمزہ ہم آپ سے پوچھتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ حسن سے پوچھو۔ فرمایا اس نے سنا اور یاد کیا اور ہم بھول گئے۔

ان کے بارے کہا گیا ہے کہ:

> **"والله لقد أدركت أصحاب محمد صلى الله عليه و سلم فما رأيت أحدا أشبه بأصحاب محمد من هذا الشيخ يعني الحسن"**[75] قسم بخدا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو پایا ہے لیکن ان کے سب سے زیادہ مشابہ حضرت حسن کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔

---

[72]- ابن حجر العسقلاني، تهذيب التهذيب، الطبعة الأولى، ج٢، ص٢٦٦

[73] - ابن حجر العسقلاني، تهذيب التهذيب، الطبعة الأولى، ج٢، ص٢٦٦

[74]- المِزّيّ، تهذيب الكمال في أسماء الرجال، الحسن بن ابى الحسن

[75] - المِزّيّ، تهذيب الكمال في أسماء الرجال، الحسن بن ابى الحسن

عقائد، تفسیر، حدیث اور بالخصوص فقہ مین حسن بصریؒ ید طولی رکھتے تھے۔ حمید الطویل اور یونس بن عبید کہتے ہیں کہ : ہم نے بہت سارے فقہاء دیکھے ہیں مگر حسن بصریؒ سے بڑھ کر کوئی فقیہ نہیں۔[76]

عامر شعبی کہتے ہیں کہ : میں نے تمام علاقوں کے باشندوں میں حسن سے بڑھ کر افضل کسی کو نہیں پایا۔[77] مغیرہ کہتے ہیں کہ : مناسک میں عطاء بن ابی رباح کو دسترس حاصل تھا، دیات، قضاء اور ایام الناس کے بڑے عالم عامر شعبی تھے، تفسیر میں سعید بن جبیر اور نماز، زکواۃ اور حلال وحرام میں ابراہیم نخعی بڑے عالم تھے، تجارت اور بیع صرف میں محمد بن سیرین مہارت رکھتے تھے اور ان سب کے سردار حسن بصری تھے۔[78]

بکر عبداللہ المزنی کہتے ہیں کہ : اگر کوئی ہمارے زمانے کے سب سے بڑے فقیہ کو دیکھنا چاہے تو حسن کو دیکھیں، ہم نے کوئی ایسا نہیں دیکھا جو حسن سے زیادہ جانتا ہو یا اس کو وہ باتیں معلوم ہوں جو حسن کو معلوم نہ ہو۔[79]

قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے جتنے بھی فقہاء سے مجالست کی ہے حسن کو ان میں افضل پایا ہے۔[80]

اس لئے یہ بات واضح ہے کہ علوم میں جس علم پر آپ کو زیادہ دسترس حاصل تھی وہ علم فقہ ہے اس کا اندازہ قتادہؒ کے قول سے لگایا جا سکتا ہے۔ ایوب کہتے ہیں کہ : میری آنکھوں نے حسن سے بڑھ کر کسی فقیہ کو نہیں دیکھا۔[81]

معاذ بن معاذ نے اشعث سے کہا کہ تم نے عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی اور تمہارے ذہن میں بہت سے سوالات تھے تم نے ان سے کیوں نہیں پوچھا؟ اشعث نے جواب دیا جب سے حسن بصری سے ملا ہوں، اس کے بعد ہر عالم اور فقیہ بونا نظر آتا ہے۔[82]

آپ کی فقاہت کی گواہی بعض صحابہ نے بھی دی ہے۔ انس بن مالک سے جب ایک مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جاکر ہمارے مولانا حسن سے پوچھ لیجئے۔ اس نے سنا اور یاد کیا اور ہم بھول گئے۔[83]

ایک شخص کی کفالت میں ایک یتیم لڑکی تھی۔ اس شخص کی بیوی نے اس یتیم لڑکی کو بدنام کرنے کے لئے اپنے چند دوست عورتوں کے ساتھ اس کو پکڑوایا اور انگلی سے اس کا پردہ بکارت زائل کیا۔ جب یہ معاملہ امیر المؤمنین حضرت علیؓ کی عدالت میں آیا تو آپ نے حسن سے فرمایا! تمہاری کیا رائے ہے؟ آپ نے عرض کیا: آپ امیر المؤمنین ہیں جو فیصلہ فرمائیں۔ حضرت علیؓ نے دوبارہ فرمایا کہ آپ ہی رائے دیں گے۔ جس پر حسن بصریؒ نے

---

[76]۔ ابن سعد (المتوفى: ٢٣٠ھ) الطبقات الكبرى، ج٧، ص١٦

[77]۔ ابن سعد ، الطبقات الكبرى۔ ج٧، ص١٦٣

[78]۔ ابن سعد ، الطبقات الكبرى۔ ج٧، ص١٨٠

[79] ۔ المِزّيّ ،تهذيب الكمال في أسماء الرجال

[80] ۔ المِزّيّ ،تهذيب الكمال في أسماء الرجال

[81]۔ ابن سعد (المتوفى: ٢٣٠ھ) الطبقات الكبرى، ج٧، ص١٦٥

[82]۔ الذہبی ،سير أعلام النبلاء ،ج۴، ص۵۷۳

[83] ۔ المِزّيّ تهذيب الكمال في أسماء الرجال

رائے دی، کہ عورت کو کوڑے لگائے جائیں، جن عورتوں نے لڑکی کو پکڑا تھا وہ ان میں سے کسی ایک کے مہر کی مثل مہر لڑکی کو ادا کریں گی۔ اور بکارت کا بھی جرمانہ ادا کیا جائے گا۔ اسی پر حضرت علیؓ نے فیصلہ صادر فرمایا۔[84]

حسن بصریؒ فقہ کے امام اور مجتہد تھے۔ مسائل کی معرفت کے لئے آپ کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ ایسے مسائل بھی ہیں جس میں حسن بصریؒ متفرد تھے۔ آپ نے اپنے معاصر فقہاء سے الگ رائے اختیار کی تھی۔ آپ کے فقیہ ہونے کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصریؒ سے آٹھ ہزار مسائل یاد کئے تھے۔[85]

تاریخ کی کتابوں میں یہ روایت ملتی ہے کہ آپؒ نے کئی کتابیں بھی لکھیں تھیں۔ لیکن موت سے پہلے تمام کتابوں کو سوائے ایک کے جلادئے تھے۔[86] مورخین وفقہاء میں سے کسی نے یہ نہیں لکھا ہے کہ وہ کتاب کونسی تھی جو آپؒ نے نہیں جلائی تھی۔ البتہ ان کی باقی تالیفات جو ان کے تلامذہ نے ان سے نقل کی یا یہ کہ ان کی نگرانی میں املاء کی یا ان کے وہ خطوط جو انہوں نے مختلف امراء ورؤسا کو لکھے تاریخ کے کتابوں میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

تفسیر حسن بصریؒ، رسالۃ فی الرد علی القدریۃ، رسالۃ فی العدل والتوحید، رسالۃ فی فضائل مکۃ والسکن فیہا، کتاب النزول، کتاب العدد اور کتاب الاخلاص کے علاوہ امراء اور حکام کو بھیجے گئے خطوط بھی شامل ہیں۔[87] آپؒ بہت خوش نصیب ہیں کہ آپ نے صحابہؓ اور تابعینؒ سے علمی فیض حاصل کیا۔

خلاصہ بحث

جس موضوع پر بحث کی گئی ہے۔ اس سے حاصل ہونے والے نتائج کا خلاصہ یہ ہے۔

امام ابو سعید حسن بصریؒ تابعین میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ آپ کو تمام علوم پر خصوصی دسترس حاصل تھی۔ ان کو یہ شرف حاصل ہے کہ صحابی رسول ﷺ انس بن مالکؓ سائل کو آپ کی طرف بھیجتے ہوئے فرماتے ہیں حسن نے سنا اور یاد کیا اور ہم بھول گئے۔ ورع وتقوی عجز وانکساری تو آپ کی شان تھی ہی لیکن میدان شجاعت میں بھی آپ کی بہادری کا چرچہ زبان زد عام تھا۔ آپ کی عبادت اور ذکر میں کثرت سے مشغول ہونے پر ان کو اکثر لوگوں نے صوفی ہی متعارف کروایا تھا۔ حالانکہ آپ، مفسر قرآن، محدث اور فقیہ تھے۔ آپ نہ صرف فقیہ بلکہ مجتہد بھی تھے اور کئی ایک مسائل فقہیہ میں اپنے ہم عصر فقہاء سے الگ رائے قائم کرکے متفرد ٹھہرے۔ امام موصوف کی فقہی آراء کے اندر کئی ایک ایسی آراء پائی جاتی ہیں جن سے عصر حاضر کے مسائل کا حل پیش کیا جاسکتا ہے۔ سفارش کی جاتی ہے کہ ان کے فقہ اور بالخصوص عائلی مسایل پر تحقیقی کام کیا جائے۔

---

[84]۔ عبدالرزاق، مصنف عبدالرزاق، الطبعة: الثانية،: (المجلس العلمي الهند ۱۴۰۳ھ،) ج۷، ص۴۱۱ حدیث: ۱۳۶۷۲

[85]۔ الذهبي، سير أعلام النبلاء، ج۴، ص۵۷۷

[86] ۔ الذهبي، سير أعلام النبلاء ج۴، ص۵۸۴

[87]۔ ڈاکٹرشیرعلی شاہ، ڈاکٹرمحمدیوسف کمال الدین، تفسیرحسن بصریؒ، الطبعة الاولی (المكتبة الرشيدية اكوره ختك ۱۹۹۳) ج۱، ص۱۸۳